والی اُردو نظم کے عہد بہ عہد فنی ارتقاء کو تجزیاتی واستدار کی پیرائیہ بیان اور طریقہ ہائے تحقیق و تنقید کی وساطت سے احاطہ قلم لایا گیا ہے۔یوں اس سعئ حاصل کا ثمر زیر نظر مقالہ کی صورت میں آپ کے پیشِ نظر ہے۔

زیر نظر مقالہ چھ ابواب پر مشتمل ہے۔ابواب بندی کی وساطت سے موضوع کی تمام تر جہتوں کا احاطہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

باب اول: **"اردو نظم اور اس کی فنی تشکیل"** کے عنوان سے ہے۔ یہ باب اُردو نظم کی فنی تشکیل میں کار فرما فنی لوازمات و عناصر کے متعلق ہے۔اس سلسلہ میں لفظ و آہنگ، ہیئت و تکنیک، تشبیہ واستعارہ اور تمثال و علامت کی حُسن آفرینی سے اُردو نظم کو جو معنوی و لفظی اور داخلی و باطنی ارتباط میسر آیا،اس پر قلم فرسائی کی گئی ہے۔

باب دوم: **"حلقہ ارباب ذوق سے قبل اردو نظم کی روایت"** کی حیثیت اُردو نظم کے پس منظر کی ہے۔اِس باب میں دکنی دور میں اُردو نظم کے آغاز وابتدا سے لے کر ترقی پسند تحریک تک اِس صنف سخن کو فنی عروج و کمال عطا کرنے میں مختلف تحریکوں کے کردار کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں انجمن پنجاب کے مناظمے، حالیؔ و آزادؔ کے شعری تصورات، بیسویں صدی کے اوائل میں شررؔ اور رسالہ "دلگداز" کی ہیئتی موشگافیوں کو موضوعِ سخن بنایا گیا ہے۔مزید برآں حالیؔ اور آزادؔ کے اسالیبِ بیان سے انحراف کی صورت میں رومانوی تحریک سے وابستہ نظم گو شعرا اقبالؔ، حفیظؔ، اخترؔ شیرانی اور عظمت اللہ خانؔ کی ہیئتی واسلوبیاتی جدت طرازیاں احاطہ قلم میں لانے کے ساتھ ساتھ ۱۹۳۶ء میں شروع ہونے والی ترقی پسند تحریک کے نظم گو شعرا فیضؔ، ندیمؔ، ظہیرؔ کاشمیری، سردارؔ جعفری، جانثار اخترؔ اور سلام مچھلی شہری کے فنی طریق کار پر بحث و تمحیص کی گئی ہے۔

باب سوم: **"حلقہ ارباب ذوق اور اردو نظم میں ہیئت اور تکنیک کا تنوع"** کے عنوان سے اس باب میں حلقہ اربابِ ذوق کے آغاز، اس کے شعری و تنقیدی تصورات، مغربی تحریکوں سے اکتساب، حلقہ سے شائع ہونے والی بہترین نظموں کے انتخابات کا فنی تجزیہ اور حلقہ سے منسلک نظم گو شعرا کے ہیئتی و تکنیکی تنوعات کو تجزیاتی انداز میں پیش کیا گیا ہے۔حلقہ اربابِ ذوق کے شعرا نے پابند نظم میں اجتہادات کے ذریعے نت نئی تکنیکوں سے اِس صنف سخن میں جو جدت طرازیاں اور تنوعات کیے ہیں، انہیں فنی تجزیوں کے ذریعے اُبھارا ہے۔ اس ضمن میں میراجیؔ، راشدؔ، قیوم نظرؔ، یوسف ظفرؔ، مختار صدیقیؔ، اخترؔ الایمان اور مجید امجدؔ کی پابند نظموں میں ہیئتی و تکنیکی تنوعات کے تجزیے پیش کیے گئے ہیں۔

باب چہارم: **"حلقہ ارباب ذوق میں آزاد نظم: علامتی واستعاراتی طرزِ اظہار"** میں آزاد نظم کے آغاز، اردو اور مغربی آزاد نظم میں آہنگی تفاوت، اولین آزاد نظم نگار کے مرتبے پر فائز شاعر، علامت نگاری کی تحریک کے سلسلہ میں

علامتی واستعاراتی طرزِ اظہار کو موضوعِ سخن بنایا گیا ہے۔ اس باب میں حلقہ اربابِ ذوق پر آزاد نظم کے اثرات؛ حلقہ کے شعرا کا مغربی تحریکوں سے اکتساب کرتے ہوئے آزاد نظم کی ہیئت کو اپنا کر، اِس میں علامتی واستعاراتی پیرائیہ بیان اختیار کرنا اور اُردو آزاد نظم میں لفظ و آہنگ کے ارتباط کو فنی تجزیوں کی مدد سے پیش کیا گیا ہے۔ اس باب میں آزاد نظم گو شعرا راشدؔ، میراجیؔ، قیوم نظرؔ، مختار صدیقیؔ، اخترالایمان اور مجید امجدؔ کی آزاد منظومات کا فنی تجزیہ کیا گیا ہے۔

باب پنجم: **''نئی شاعری اور جدید شعریات''** میں حلقہ اربابِ ذوق کے زیرِ اثر نئی شاعری کی تحریک کے آغاز اور اُردو نظم کو جدید شعریات سے روشناس کرانے کے سلسلے میں، نئے شاعروں کی گئی عملی کاوشوں کا بیان کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں افتخار جالبؔ کا وضع کردہ **''لسانی تشکیلات''** کے نظریہ میں زبان و بیان کے قدیم ڈھانچوں کی شکست وریخت کے بعد نئے لسانی سانچوں کو نئے شعرا کی منظومات پر منطبق کیا گیا ہے۔ یوں اِن نئے شعرا افتخار جالبؔ، انیس ناگیؔ، جیلانی کامرانؔ، زاہد ڈارؔ، سلیم الرحمنؔ، عباس اطہرؔ، سہیل احمد خان، سعادت سعید اور تبسم کاشمیریؔ کی نظموں کا تجزیاتی مطالعہ لسانی تشکیلات کے نظریے کے تحت کیا گیا ہے، جس سے جدید شعریات متشکل ہوتی نظر آتی ہے۔

باب ششم: **''حلقہ اربابِ ذوق اور نثری نظم''** میں مذکورہ بالا پلیٹ فارم سے نثری نظم کے آغاز، اس کے استرداد اور ردو قبول کے مباحث میں حلقہ اربابِ ذوق کے نثری نظم کی قبولیت و مقبولیت میں بنیادی کردار پر تفصیلاً روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس سلسلہ میں حلقہ سے منسلک نثری نظم گو شعرا مبارک احمدؔ، عبدالرشیدؔ، نسرین انجمؔ، کشور ناہیدؔ، جاوید شاہینؔ اور اصغر ندیم سید کی منظومات کے فنی تجزیے کی وساطت سے نثری نظم کی ہیئت کو شہرتِ عام اور بقائے دوام بخشنے میں حلقہ کے فنی اختصاص کو احاطہ قلم میں لایا گیا ہے۔

مقالہ کے آخر میں مجموعی جائزہ کے ذیل میں مقالہ کا جوہر کشید کرتے ہوئے موضوع سے متعلق تحقیقی نتائج کو بھرپور انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ اب ہم کہہ سکتے ہیں کہ اُردو نظم کے فنی ارتقاء میں حلقہ اربابِ ذوق کی تحریک کو عہدِ گزشتہ اور عہدِ رواں کی تمام تحریکوں پر فوقیت اور مرتبت حاصل ہے۔ یہ اختصاص حلقہ اربابِ ذوق ہی کے مراتب ہے کہ اُردو نظم فنی اعتبار سے مقامِ اوج کو نشانِ منزل بنا چکی ہے۔

مقالہ کی تکمیل پر سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کی بے حد شکر گزار ہوں کہ اُس ذات باری تعالیٰ نے مجھے اس مقالہ کو مکمل کرنے کا حوصلہ، ہمت اور توفیق عطا فرمائی اور انسانوں کو میرے لیے وسیلہ بنایا۔ ان سب کا شکریہ مجھ پر واجب ہے۔ میں گورنمنٹ کالج یونیورسٹی کی صدر شعبہ اُردو ڈاکٹر صائمہ ارم صاحبہ کی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ہمیشہ میری حوصلہ افزائی اور رہنمائی فرمائی۔ اُن کے لیے بہت دُعا گو ہوں۔ میں اپنے قابل محترم استاد ڈاکٹر ہارون قادر صاحب کی ممنون ہوں،